جلد ۶ | میئی، دوشنبہ ۲ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۵

مقدمۃ الجیش

ولایتی فوج ناقابل ہے

ٹرانسوال کی جنگ جو شیطان کی آنت کی طرح کھنچی چلی جاتی ہے اسکے متعلق ایک لندن کا اخبار لکھتا ہے کہ ولایتی فوج جو ٹرانسوال میں لڑ رہی ہے اوس سے تو فتح کی امید کبھی سراسر حماقت ہے اگر اسکے ہاتھوں فتح ہونی ہوتی تو اب تک کبھی کی ہو چکی ہوتی وہ فوج نازونکی پالی ہے اور سرد ملک کی آب و ہوا اوسکی خمیر ہو رہی ہے اوسمیں کیا خاک حرارت پیدا ہو سکتی ہے گورنمنٹ اگر اس جھگڑے سے جلد نجات چاہتی ہے تو اسکو چاہیے کہ تمام ولایتی فوج کو واپس بلالے اور اسکی جگہ ہندوستانی گورہ پلٹنوں کو بھیجے کیونکہ ہندوستان کی آب و ہوا نے انمیں حرارت پیدا کر دی ہے وہ ہر طرح کی مصیبت جھیل سکتی ہے جس بہادری و دلاوری کیساتھ وہ لڑتے ہیں یہ کمال انکو جب دیکھتی ہے

روئی اور آگ کا ساتھ

کلکتہ کے پوسٹ آفس میں کچھ لیڈیان کام کیلئے رکھی گئی ہیں اونکی وجہ سے بیچارے دیسی کلرکوں پر آفت آتی رہتی ہے گویا انکے لیے ہر وقت بلا کا سامنا ہے لیڈیان جب انکو گردنیں جھکائے دیکھتی پھرینگی تو انکی سال ضرور ہی ٹپکیگی بقول شخصے ع گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی۔ وہ اب بیچارے دلمیں یہ سمجھتے ہونگے اگر گدگدا نہ سکیں تو بلا سے گٹ پٹ ہی کر کے دل بہلاوینگے لیڈی صاحبہ نے جسکو مسکراہٹ کا انداز دکھا دیا اسکے دلکی کلی کھلگئی لیکن ساتھ ہی یہ بھی آفت ہے کہ وہ جسکی بات سے ناخوش ہو گئیں بس وہ دین و دنیا سے جاتا رہا۔ حال کا ذکر ہے کہ کسی کلارک نے ایک لیڈی سے کچھ بات کی اوس وقت لیڈی صاحبہ کا مزاج بگڑا ہوا تھا وہ سراپا سیاہ ہو گئیں اور افسر کو شکایت کر دی کہ فلاں کلارک نے مجھکو بہ نیتی سے چھیڑا۔ اس معاملہ کی تحقیق کیگئی تو ذرا بھی ثبوت نہ پایا مگر پھر بھی وہ بیچارا الگ کر دیا گیا۔

جرمن بھی مطلب کا دوست نکلا

ترکی سلطنت سے جرمن نے اسقدر ربط و ضبط بڑھایا تھا جس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ کسی آڑے وقت میں یہ ترکی سلطنت کا ضرور ساتھ دیگا۔ فرانس نے جو ترکی سلطنت سے خواہ مخواہ کی چھیڑ نکالی۔ تو باب عالی نے جرمن کی دوستی کا اندازہ کرنیکے لیے اسکو لکھا کہ تمہاری اس معاملہ میں کیا رائے ہے۔ مناسب یہ ہے کہ تم بیچ میں پڑ کر فرانس کو سمجھا دو کہ خواہ مخواہ کی چھیڑ اچھی نہیں ہے۔ اسکا جواب خود غرض اور مطلب آشنا جرمن نے ایسے روکھے فقروں میں دیا کہ باب عالی کو بھی حیرت ہو گئی غضب یہ کہ اوس جواب سے سراسر فرانس کی طرفداری ٹپکتی ہے۔ جرمن نے کہا کہ میرے بیچ میں پڑنے سے معاف رکھئے اور میں ایسے کو بہتر ہی سمجھتا ہوں کہ فرانس کا مطالبہ پورا کر دیجئے۔ یہ تو جرمن نے دوستی کا حق ادا کیا ہے۔ اس جواب سے زیادہ تر حیرت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ فرانس اور جرمن میں ایک مدت سے دشمنی ہے

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

مسٹر چنیل نے جو آزادی کے ساتھ نواکھالی کی پولیس کی آڑے ہاتھوں خبر لی۔ اور اعلیٰ حکام کی چشم پوشیوں پر گورنمنٹ کو خبردار کیا۔ تو اسپر گورنمنٹ بگڑ گئی۔ اور بیچارے مسٹر چنیل کو باغی بنا دیا۔ لیکن سچ بات چھپی نہیں رہتی۔ گورنمنٹ کو آخر خیال آ ہی گیا کہ ذرا جانچ پڑتال تو کرو اصل معاملہ کیا ہے۔ بیچاری معصوم پولیس پر یہ بہتان ہی بہتان ہے۔ یا فی الحقیقت کچھ دال میں کالا ہے۔ اس کے لئے ایک محقق جدا چھانٹا گیا۔ اوسنے ایمانداری سے کام لیا۔ اور چھان بین کرکے آخر پتہ لگا ہی لیا کہ سب انسپکٹر اور کیلاش کیرانی کی ساری گل افشانیاں ہیں۔ اور یہ کچھ ایسے چٹے بٹے اڑاتے رہتے ہیں کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی سکتہ میں رہ جاتا ہے۔ اور سوائے ہاں میں ہاں ملانے کے اور ویری گڈ کہہ دینے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ گورنمنٹ نے ان دونوں کے حال پر خاص توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ان پر موافق دفعہ ۲۱۵ مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔ جرم یہ عائد کیا گیا ہے کہ مال مسروقہ کا ایک جگہ ٹھیک سراغ لگا۔ اور یہ تلاشی کے لئے جا بھی پہنچے۔ مگر مٹھی گرم ہو جانے سے ٹھنڈے پڑ گئے۔ تلاشی میں ڈھیل ڈھال کر دی۔ مال تتر بتر ہو گیا۔ اس مقدمہ کے لئے ایک مجسٹریٹ بھی علیحدہ آئیگا۔ تاکہ کسی طرح رو و رعایت نہ ہو۔ غالباً اس مقدمہ کے دوران میں بڑے بڑے سربستہ راز کھلیں گے۔ اور مسٹر چنیل صاحب کے فیصلہ کی اوس وقت پوری قدر ہو جائیگی۔ مسٹر چنیل نے جب فیصلہ لکھا تھا گو کہ وہ کیسی ہی سختی کیساتھ تھا لیکن گورنمنٹ کو مناسب تھا کہ [illegible] ضبط کرتی اور اچھی طرح معاملہ کی تحقیق کر لیتی۔ اب اگر مسٹر چنیل کے خیالات صحیح ثابت ہوئے۔ تو گورنمنٹ کو اپنے بیجا جوش پر ضرور ندامت اٹھانی پڑیگی

پریسیڈنٹ مکنلی فوچکر شد

انارکسٹ فرقہ بھی ایک بیڈھب نکلا ہے کہ جس کی شرارتوں کی وجہ سے بادشاہوں کی جان پر بنی رہتی ہے خدا جانے اون کا کتنا بڑا جتھا ہے۔ وہ جس جس پر بس ہو تو اون کی گردنیں مروڑ دیا چاہیں وہ تو حشرات الارض کی طرح ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اونھوں نے یہی شیوہ اختیار کر رکھا ہے کہ بادشاہوں کا شکار کرو۔ اس کام کے انجام دینے کے لئے ہر شخص اپنا سر ہتیلی پر رکھے پھرتا ہے۔ پہلے کئی بادشاہوں پر حملے ہو چکے ہیں حال میں پریسیڈنٹ امریکا پر ہاتھ صاف کر ڈالا پریسیڈنٹ موصوف نمایش کی سیر کو گیا۔ وہاں یہ قاعدہ ہے کہ بالعموم لوگ پریسیڈنٹ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ پریسیڈنٹ کا قاتل بھی ہاتھ ملانے کے لئے بھیڑ کے اندر گھس گیا۔ اوس کے لبادہ کے اندر کئی فیر کا تمنچہ چھپا ہوا تھا۔ ہاتھ ملانے کا اشارہ کرکے طمنچہ کا فیر کر دیا۔ دو فیر کئے۔ ایک گولی سینہ میں لگی۔ اور ایک پیٹ میں پہونچی۔ دونوں گولیاں اندر ہی رہیں۔ ڈاکٹروں نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اوسکو نکال تو لیا لیکن پریسیڈنٹ بچ نہ سکا۔ قاتل گرفتار ہے اور نہایت خوش ہے۔ کہتا ہے کہ صرف اسی غرض سے میں نے مارا ہے کہ ملک میں خرابی پھیل چلی تھی۔ اسکے ضمن میں ایک مضمون نگار عورت بھی گرفتار ہے جسکے پر جوش مضامین نے قاتل کو اوبھارا اور اوکسا کر اس ارتکاب قتل پر آمادہ کر دیا تھا۔ زار روس جو فرانس میں آنیوالا ہے اس معاملہ سے اسکے دل میں دھڑکا پیدا ہو گیا۔ گورنمنٹ فرانس نے اسکا یہ بندوبست کیا ہے کہ جس شخص پر انارکسٹ کا شبہ ہو اسکو حوالات میں محبوس کر دیا جائے کئی سو آدمی پکڑے جا چکے ہیں۔ بطور احتیاط حوالات میں [illegible] زار

سب کچھ گورنمنٹ کا ہی ہے

انتقال اراضی کا قانون عجیب و غریب نکلا ہے۔ بیچارے زمینداروں کی شامت ہے۔ زر لگان کی ادائیگی میں اونسے ذرا ڈھیل ڈھال ہوئی اور گورنمنٹ نے اوسکو صفاچٹ میدان دکھلا دیا ہو گا۔ گورنمنٹ نے اپنے نزدیک اسکو زمیندار کے لئے مفید سمجھا ہے اس بنیاد پر کہ زمیندار شادی غمی کے گھمنڈ پر بہت کچھ روپیہ ساہوکاروں سے لے لیتے ہیں اور پھر ادا نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمین اون کے قابو سے نکل جاتی ہے۔ اور وہ یونہی مارے مارے پھرتے ہیں۔ گورنمنٹ نے سوچا کہ زمین تو آخر یہ کھو ہی بیٹھتے ہیں۔ ساہوکار بنئے ایک ایک کے دو دو کرکے زمین ہتھیا بیٹھتے ہیں۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ زمین گھر کے گھر ہی میں رہے۔ بنئے بقالوں کو کیوں دی جائے۔ اسلئے یہ قانون پاس کر دیا گیا کہ زمین پر کوئی زمیندار قرض نہ لے سکے گو کہ وہ مالک ہے مگر بس اتنا ہی کہ بوئے جوتے کھائے پئے مزہ کرے۔ اور وقت معینہ پر سرکاری قسط ادا کئے جائے۔ مگر یہ بھی اوس کے ساتھ ہی ہے کہ اگر غلہ کی کمی یا دیگر اخراجات کی وجہ سے وقت مقررہ پر کوئی قسط نہ پہنچ سکی تو زمین سوخت۔ وہ گھر میں چین سے بیٹھے۔ سرکار آپ ہی ہل چلا لیگی۔

گورنر بمبئی کے کونسل کے دیسی ممبروں نے اس قانون کی مخالفت بڑی سختی کے ساتھ کی۔ لیکن گورنر صاحب بہادر نے جو دل میں ٹھانا تھا وہی کیا۔ ممبر منہ ہی تکتے رہ گئے۔ چونکہ اس کارروائی سے ممبروں کی سخت ہتک ہوئی۔ اسلئے سوائے ایک مسلمان بہادر کے کل دیسی ممبر [illegible] درخواست [illegible] ذرا بھی توجہ نہیں کیجاتی تو ہمارا یہاں آنا فضول

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ بجانب ریاوے

نام	مقام	رقم	معرفت
جہانگیر خان صاحب	بریتی (میرٹھ)	عہ	مولوی محمد داؤد محمد خان صاحب شاہجہانپوری
کریم بخش صاحب قصاب	//	عہ	//
عبدالغنی خان صاحب	//	عہ	//
وزیر خان صاحب	//	عہ	//
منیر خان صاحب	//	عہ	//
چھیدا خان صاحب	//	عہ	//
چاند خان صاحب	//	عہ	//
خدا بخش صاحب	//	عہ	//
اللہ دیا صاحب	//	عہ	//
مسماۃ ریشمی صاحبہ	//	عہ	//
مسماۃ غفورہ صاحبہ	//	عہ	//
نواز خان صاحب	//	عہ	//
طالب عرف خدا بخش صاحب	//	عہ	//
مسماۃ شریفن صاحبہ	//	عہ	//
مسماۃ لطیفن صاحبہ	//	عہ	//
عظیم اللہ صاحب خیاط	//	عہ	//
ننھو خان صاحب	//	عہ	//
بگو صاحب	//	عہ	//
نبی خان صاحب	//	عمہ	//
سفید یا خان صاحب	//	لعہ	//
ششیرا صاحب	//	۱۴ر	//
مسماۃ کمیرن صاحبہ	//	۸ر	//
بنا صاحب	//	۸ر	//
مسماۃ حفیظن صاحبہ	//	۴ر	//
غلام محمد صاحب سونا	//	۸ر	//
مسماۃ الفت صاحبہ	//	۴ر	//

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

نام	مقام	رقم	معرفت
مسماۃ الفت صاحبہ	بریتی (میرٹھ)	۴ر	مولوی محمد داؤد محمد خان صاحب شاہجہانپوری
ہمت خان صاحب	//	۴ر	//
چھیدا اسمعیل صاحب	//	۲ر	//
زوجہ یوسف خان صاحب	//	۴ر	//
مسماۃ ولایتن صاحبہ	//	۴ر	//
مسماۃ تنیرن صاحبہ	//	۴ر	//
نصیب خان صاحب	//	۲ر	//
والدہ نصیب خان صاحب	//	۲ر	//
مسماۃ لطیفن صاحبہ	//	۲ر	//
مسماۃ نصیبا صاحبہ	//	۲ر	//
مسماۃ جیون صاحبہ	//	۲ر	//
زوجہ رسول خان صاحب	//	۲ر	//
مسماۃ شکورہ صاحبہ	//	۲ر	//
مسماۃ قسمین صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ حمیدا صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ شہزادی صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ دولاری صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ شکورا صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ نبو صاحبہ	//	۱ر	//
احمد ولد محمد بقیا قصاب	محمد پور ستیم پور (میرٹھ)	عہ	//
عبداللہ ولد گھسیٹا صاحب	//	للعہ	//
اللہ دیا ولد گھسیٹا صاحب	//	سے	//
والدہ حبیب اللہ خیا قصاب	//	عہ	//
عنایت علی خان صاحب زمیندار	//	للعہ	//
برکت علی خان صاحب	//	سے	//
عوض علی خان صاحب	//	۲عہ	//
والدہ برکت علی خان صاحب	//	للعہ	//

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم	معرفت
دلیداد خان صاحب	محمد پور ستیم پور (میرٹھ)	۲عہ	مولوی محمد داؤد محمد خان صاحب شاہجہانپوری
عبدالحکیم خان صاحب	//	۱۰عہ	//
والدہ عبدالحکیم صاحبہ	//	۳عہ	//
حافظ محمد شریف خان صاحب	شاہجہانپور	عہ	//
حویلی سنجر خان صاحب	(موضع ...)	عہ	//
حافظ فدا احمد خان صاحب	//	عہ	//
فرحت اللہ خان صاحب	//	عہ	//
حاجی یعقوب خان صاحب	//	عہ	//
غلام رسول خان صاحب	//	عہ	//
نام ظاہر نہیں	//	عہ	//
والدہ سلیم اللہ خان صاحب	//	۸ر	//
مسماۃ شریفن صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ سید النسا صاحبہ	//	۱ر	//
مسماۃ نشان صاحبہ	//	۱ر	//
زوجہ صاحب مرزا	//	۱ر	//
مسماۃ منظورا صاحبہ	//	۱ر	//
قاضی عبدالجلیل صاحب	بین (رنگون)	عہ	//
رحیم اللہ صاحب	رنگون	۲عہ	//
علی بخش صاحب	رنگون	عہ	رحیم اللہ صاحب خود بچہبار
قادر بخش صاحب	//	عہ	//
مستان محمد ادریس صاحب	//	۲عہ	//
محمد علی صاحب	//	عہ	//
مسماۃ زینب بی صاحبہ	//	سے	//
میزان			۱۱۳
رقم سابقہ			۳۰۸۲
میزان کل			۳۱۹۵

تم آؤگے تو کیا لاؤگے ہم آئینگے تو کیا کھلاؤگے

روس پھر روس ہی ہے بابا ان تک اس مثل کا مصداق ہے کہ تم یہاں آؤگے تو کیا لاؤگے اور ہم تمہارے ہاں آئینگے تو کیا کھلاؤگے۔ غرض وہ پٹھان یہ حساب رکھتا ہے جب بھی اپنی پیٹ بھی اپنی۔ فرانس کو اسنے اپنی فقرہ بازی و لفظی کا کانٹو بنا رکھا ہے۔ فرانس کا منشا یہ ہے کہ انگلستان میرے دو دو ہاتھ ہوں تو تھیلی کا سہارا لگایا جاے روس نے یہ سمجھکے اسکو اپنی چال میں پھانس لیکر تو مگر بہت دل و جان سے میں تیرا شریک ہوں۔ فرانس بھی گو کہ یہ خوب سمجھتا ہے کہ روس مطلب کا آشنا ہے اسکو اپنی زبان کا ذرا بھی پاس نہیں۔ وقت پڑے پر صاف پلٹی کھا جاتا ہے مگر اس معاہدہ کا اسوجہ سے اسکو یقین آگیا کہ روس بھی درحقیقت انگلستان کا مخالف ہے۔ اور وہ خود چاہتا ہے کہ کسیطرح انگلش گورنمنٹ کی قوت کم ہو۔ تو پھر میں آسانی سے چھاپا ماردوں۔ روس نے فرانس کو جو تنہا اس کا بغیر شرکت متوجہ دیکھا اسوجہ سے وہ بھی اسکے گٹھ گیا اور اسکو اپنی فوجی قوت کا ایسا سبز باغ دکھایا کہ اسکو چاروں طرف ہرا ہی ہرا نظر آنے لگا۔ مثل مشہور ہے کہ کھونٹے کے بل بچھڑا کودا کرتا ہے۔ فرانس نے روس کا ایسا سہارا سمجھکر اپنے جی سے باہر ہوگیا۔ بیوقوف کی شامت نے جو دھکا دیا تو ترکی سلطنت سے ہی الجھ بیٹھا اور لگا جنگ کی دھمکیاں دینے۔ ترکی سلطنت نے وہ اڑان گھائیاں بتائیں کہ فرانس اپنا سا منہ لیکر رہگیا۔ روس نے جب یہ دیکھا کہ یہ تو حد سے بڑھ کر لات مارنیکا ارادہ کرنے لگا تو اسنے سمجھ لیا کہ اب یہ پورا الو ہوگیا ہے اور میری امداد کا اسکو پورا گھمنڈ ہوگیا ہے اب بہت سیدھی کرنی چاہئے چنانچہ اسی ارادہ سے اسنے فرانس کو لکھ بھیجا کہ میرا جی تسے منہ کو بات چاہتا ہے۔ روس کا ارادہ ہے کہ فرانس سے معقول رقم قرضہ کے نام سے اینٹھے۔ فرانس کی بھی جیب

باپ نہیں تو بیٹا ہی سہی

لو یارو اب تو واقعی بغلیں بجانیکے دن آگئے ہیں۔ جنگ ٹرانسوال میں تو ہماری بہادر فوجنے ہزاروں من بہادری دکھا ڈالی بڑی بڑی میدان مارے بڑے بڑے فتح افسر بنے مگر ابھی تک جو اسکے ہاتھ نہیں آئی تھی جو خاتمہ لگتا تھا وہ ایرا غیرا نتھو خیرا میں سے ہی ہوتا تھا۔ گو کہ بعض جنرل ایسے بھی پکڑ دبے کہ جو بلائے ناگہانی کی طرح انگریزی فوج پر آپڑتے تھے۔ ورسبس کا صفایا علیحدہ کر گئے تھے اور چلتے وقت سو سو بوجھ ہی میں ناشتہ کیلئے الگ ڈالی لیے جاتے تھے ایسے جنرلوں کے قابو میں آجانے سے ہماری فوج کی چولیں تو ضرور ڈھیلی ہوگئیں لیکن بوڑھا بھوسا کروگر کے دم خم میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ اسکی وجہ یہی تھی کہ ابتک خاص اسکی ذریات میں سے کوئی آنکھ میں نہیں پھنسا لیکن اب تو غالبا اسکی کمر ٹوٹ گئی ہوگی کیونکہ ۱۳ ستمبر کو جو جنگ ہوئی تھی اسمیں ہماری فوجوں دو بڑے بڑے جنرلوں پر ہاتھ صاف کر ڈالا اور کروگر کے چھوٹے بیٹے کو اڑنگے میں پھانس لیا۔ لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں (خدا کرے کہ سچ ہو) بڑی خوشی کی بات ہے کہ کروگر کے چھوٹے لڑکے نے ہماری اتباع قبول کر لی۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے نزدیک ٹرانسوال کی جنگ کا خاتمہ قریب ہے۔ کیونکہ ابھی تو چھوٹا لڑکا اڑنگے میں پھنسا ہے بڑے لڑکے کا پھنس جائیگا اور اسکے بعد خود بدولت کروگر بیگ کا نمبر ہے بس پھر خاتمہ ہے۔ ترکی ذی جون کا سرپرست بکرا وہ تو نکالا نکلیگا اور کانٹ کر پتلوں کیطرح میدان میں کھیلیں کودینگے

یہ بھی بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس جنگ میں اتنا بڑا شکار ہمارے ہاتھ لگ گیا اور ہمارا نقصان بہت ہی کم ہوا صرف مقتول اور اسکے دو گنے مجروح۔ ہماری بہادر فوج کی فدا اس ہونہار نتیجہ کو ذرا ملاحظہ کیجئے کہ مقتول و مجروح تیرہ

وہ وقت گیا وہ بات گئی

چینی سلطنت کی اب آنکھیں کھلی ہیں۔ دول یورپ کی فوجیں جو اسپر بلائے ناگہانی کی طرح جا پڑی تھیں تو ڈ سٹ بنا گیا تھا اوس وقت اسنے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں آپکو اس جھگڑے سے علیحدہ کرے۔ اسکے ملک میں جو فتنہ و فساد ایک عرصہ سے برپا ہو رہا تھا اور پادری گاجر مولی کی طرح کاٹے جا رہے تھے یہ سب کچھ سلطنت ہی کے اشارے سے ہو رہا تھا۔ شہنشاہ چین یہ تو ضرور سمجھے ہوئے تھا کہ اسکا خمیازہ بھگتنا پڑیگا لیکن یہ خبر نہ تھی کہ سب بلاؤں کا دل بادل چھا جائیگا۔ اگر ایک دو سلطنتیں ہی ہوتیں تو وہ دل کے حوصلے نکالتا سات پانچ کے آگے سوائے دانت نکوس دینے کے اور کیا کر سکتا تھا۔ بڑی مشکل سے ہاتھ پاؤں جوڑ کے اسنے اپنا پیچھا چھڑایا۔ مگر یہ داغ اس کے دل میں ایسا بیٹھا ہے کہ قیامت تک بھی نہیں مٹ سکتا۔ دول یورپ کی چڑھائی سے جو نقصان اسکو پہنچا ہے وہ اسکی کسر نکالنا چاہتا ہے۔ صلحنامہ کی جسوقت بات چیت ہو رہی تھی اسیوقت اسنے در پردہ جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ دول یورپ تو اسنے یہ دھوکا دے کی کہ اب یہاں سے فوجیں ادھار لیجائیں اور ادھر فوج کو بڑھانا شروع کر دیا۔ جنگی سامان بنانیکے کئی کارخانے قائم ہوگئے۔ اب اسنے یہ انتظام کیا ہے کہ جنگ کے متعلق اگر سوئی کانٹے کی بھی ضرورت ہو تو وہ بھی اپنے ہی کارخانوں میں بنے۔ کیونکہ پہلے اسکو جو سامان جنگ دوسری ولایتوں سے منگانا پڑتا تھا اسمیں سخت دھوکا نکلا۔ بیٹیاں ولیسی ہی بند تھیں ہر چیز جب وقت پر کھولی گئیں تو سب سامان دھوکے کی ٹٹی نکلا۔ پھر وہ مقابلہ کیا خاک کرتا۔ مگر اب وہ سب سامان جنگ تیار ہو رہا ہے اور اس سے وہ دل کھول کر مقابلہ کریگا۔

ہندوستانی مرد ہو گئے

دیسی فوجکو جو مخالف یوروپین فوجکے مقابلہ مین نہین بھیجا جاتا تھا اوسکی وجہ صرف یہی نہ تھی کہ رنگون کا فرق ہے۔ کالا مانس اگر گورا بہادر پر ہاتھ اوٹھائیگا تو کل مہذب اور شایستہ اقوام کی ہتک ہوگی۔ بلکہ بہت بڑی وجہ یہ تھی کہ ہماری گورنمنٹ بہادر دیسی فوجکو بزدل اور ہیجڑا سمجھتی تھی۔ یا اگر وہ نہ سمجھتی ہو تو گورے قوم تو ضرور دیسیون کو ایسا ہیچ سمجھتی تھی۔ اور ایسا سمجھنے کی غالبًا یہی وجہ ہوئی کہ اگر دیسی بہادر ہوتے اور ان مین ذرا بھی غیرت وحمیت کا مادہ ہوتا تو انگریزی اقوام کو اپنے ملک مین کیون گھسنے دیتے اور کیون اپنے زرخیز ملک کو غیر قوم کے قبضہ مین دیکر آپ غلامون کی طرح زندگی بسر کرتے۔ (اگر گورے اقوام دیسیون کی نسبت واقعی یہ خیال رکھتی ہین اور اسی بنا پر جو ہنوز ظاہر کی ہے تو اسکا جواب ہم کو دینے کی کوئی ضرورت نہین۔ اوس زمانہ کی گورنمنٹ کی رپورٹین موجود ہونگی وہ اونکو دیکھ لین)

خدا کا شکر ہے کہ دیسی اقوام کی نسبت جو درپردہ بلکہ محض خیالی پست ہمتی کا الزام تھا گورنمنٹ اعلی حکام نے منصفانہ غور سے اوسکو رد کر دیا اور تقریبًا ایک صدی کے بعد ہندوستانی فوج کی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ واقعی یہ بھی کچھ ہے۔ چنانچہ مسٹر چمبرلین بہادر (جو جنگ ٹرانسوال کے مصنف ہین) نے ایک اسپیچ مین یہ بھی فرمایا کہ گورے دشمنون کے مقابلہ مین پہلے ہم دیسی فوجکو نہین لڑاتے تھے مگر اب ہم ضرور انکو میدان جنگ مین لاکر گورے اقوام سے دو دو ہاتھ کرائینگے کیونکہ جنوبی افریقہ اور چین کی جنگ مین جو ہندوستانی اپنی جانبازی کھیلکر لڑے اس سے ہمنے سمجھ لیا کہ دیسی فوج لڑنے مرنے مین کسیطرح ہماری گورے فوج سے کم نہین۔ لہذا آیندہ جب دیسیونکو انگریز ہم

حرکت بیجا پر جرمانہ

فیلسوف گزٹ ایک جدید پرچہ دہلی سے شایع ہوا ہے۔ بقول شخصے ہفتہ ہفتہ آٹھ دن بھی نہین گذرے تھے کہ بیچارا لائبل کے اڑنگہ مین پھنس گیا اور اب پھنسا کر سر منڈاتے ہی اولے پڑنے والی مثل کا مصداق ہوگیا۔ عربی اسکول کے طلبار کی بدعنوانیون کی کچھ شکایت تھی۔ بالعموم مدرسے کے بچون کا دستور ہے کہ خالی وقت مین گلی ڈنڈا۔ کبڈی پالا۔ غدر علم جاہلہ گینہ چڑی وغیرہ کھیلون سے دل بہلاتے رہتے ہین۔ اور اسی مد مین توڑ مار گور کے کا بھی حساب ہوتا رہتا ہے۔ فیلسوف گزٹ کے کسی جاسوس نے یہ رپورٹ کی کہ کچھ گور نہین توڑے گئے۔ اور پھر گور کا پیٹ پھوڑ دیا گیا اسپر لطف یہ کہ ہمت کے طالبعلمون کی بدعنوانی اور مدرسہ کی بد انتظامی کی نسبت ایک مضمون دھر گھسیٹا۔ بدعنوانی کے واقعہ کو کھلا کھلا تو لکھا نہین۔ صرف اتنا لکھا تھا کہ ایک منچلا اور فراخ حوصلہ گر کا مدرسے کے بچون پر بیجا حرکت کر بیٹھا۔ اسپر مدرسین جھلا اٹھے اور کسی آفت کے پرکالے نے اونکو اور بھی ابھار دیا فتنہ انگیز اور بدیہی پیدایش والون کا بھی حال ہے کہ جس مین آگ لگا کر جالو دور کھڑے ہین۔ غرض اس شخص نے اپنی فطرت کے موافق چند بھلے آدمیون کو ورغلا کر ایک کمیٹی قایم کرا دی اور مقدمہ بازی کیلئے معقول چندہ ہو گیا۔ اودھر غریب ایڈیٹر ادھر پورے ایک درجن اور وہ بھی سب کے سب ڈبلیو ایکس وائے زنیٹ سو موئی اسی فقرہ پر کیا گیا کہ ایک لڑکے کی نسبت بیجا حرکت کا الزام لگایا گیا۔ بیجا حرکت سے وہی بار بار ہیلے والا معاملہ مقصود ہے۔ فیلسوف کا ایڈیٹر کہتا تھا کہ نکر ہر کس بقدر ہمت اوست سمجھنے کو بیٹھا ماسٹر صاحب جو چاہین سمجھ لین مگر میری مراد یہ نہین۔ طالبعلم کی کیطرفہ سے ہر نہ

بھیڑ کی لات گھٹنون تک

لیجئے حضرت فرانس جو دانت ٹکوس کر ترکی سلطنت پر دوڑا اٹھا آخر تاہین تاہین فش ہوکر رہ گیا۔ جسکی تو ایسی زور داری تھی کہ بصورت نامنظوری درخواست بلائے بے درمان ہوکر ٹوٹ ہی پڑیگا لیکن ترکی سلطنت نے جو بڑی بے پروائی سے اوسکی درخواست کو دفتر کر دیا اور اسے کہدیا کہ جس طرح تیرا جی چاہے جگت لے۔ پاسکو بھتیجے فرانس کے ہوش فقرو ہو گئے۔ اور اب لگا وہ بغلین جھانکنے۔ فرانس ہم سمجھا کہ میرا اور روس کا توافق ورہ ملا ہی ہوا ہے سلطان المعظم روس کو میرا معاون سمجھکے کنی دبا جاوینگے۔ لیکن وہ ایسی کچی گولیان نہین کھیلے ہوئے تھے جو اسکی گیدڑ بھبکی مین آ جاتے۔ یونانی جنگ کے وقت جب انھون نے متفقہ قوت کی پروا نہین کی تو فرانس کیا بیچارا ہے جسکے ساتھ تو صرف روس ہی ہے۔ یونان کے ساتھ تو سات پانچ سلطنتین تھین۔ اور اوس وقت قوت بھی اتنی نہ تھی جتنی اب ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے ترکی سلطنت کی حالت ہر طرح قابل اطمینان ہے ترکی فوج کے علاوہ جان نثار رعایا خود جنگ کے شوق مین جانے بے بس ہو رہی ہے۔ اور وہ یہی چاہتی ہے کہ کسی سے ذرا سی بھی چھیڑ ہو جائے تو دل کے ارمان نکلین۔ اعلی حضرت سلطان المعظم بہت ہی ضبط سے کام لے رہے ہین۔ اور وہ خود نہین چاہتے کہ خونریزی کا میدان گرم ہو۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی سلطنت کی ذلت گوارا نہین کر سکتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فرانس جیسی سلطنت ترکی سلطنت کو آنکھین دکھائے۔ اعلی حضرت نظر نیچی کر لین۔ ہان اتنی احتیاط ضرور مد نظر ہے کہ اپنی طرف سے کوئی چھیڑ نکالی جائے اور نہ بیہودہ...

معرکہ آرائی

بفضل یا داور یا کریم

جناب مولانا بمبئی پنچ بہادر۔ بدولت ظرافت سوا لاکھ بچوں کے گرو گھنٹال میرا بھی پونے تین سو گز کا سلام لیجیے۔ اور ایک عجیب غریب خیال خواب سُنئے تعبیر دیجیے کہ جب زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی۔ بندہ بعد نماز جعفر طیار عالم رویا میں باغ جعفر خان کی طرف بصدق نیت درود شریف پڑھتا تسبیح گھماتا روانہ ہوا۔ اثنا راہ میں کچھ آرایش کے تخت بچھے ہوئے مشعلیں راہ ڈھول وغیرہ برات کے آثار نظر آئے۔ ایک شخص سے پوچھا یہ کسکی برات ہے۔ فرمایا حضرت کیا پوچھتے ہیں ایک خاص ڈاڑھی منڈے نکل ٹھیکا رنڈ صورت جیسی بدقلعی پتیلی کہنہ سال اکبوریت سی ذہر نجہ کر لیا تھا۔ گلگنگ اوڑاتے اوڑاتے یہہ صاحبزادے جنکی آج برات ہے پیدا ہوئے۔ چلئے آپ بھی شریک جلسہ ہو جیئے۔ تماشا دیکھئے بندۂ درگاہ تو اسی فکر ہی میں رہتے ہیں۔ کیسی نماز اور کہاں کا روزہ۔ جھٹ براتی بن گئے۔ دو لہا کے دروازہ پر پہنچے۔ براتیوں کو جس مکان میں رہنے کی جگہ ملی تھی میں نے ایسا مکان خوشں قطع مضبوط عمر بھر نہیں دیکھا تھا۔ فولادی چھتیں۔ آہنی کھنبے۔ سرخ صندل کی جوڑیان۔ ہاتھی دانت کے کٹہرے۔ دو ہری ٹین کے سائبان۔ سنگی دالان سرد چراغان ہو رہا تھا۔ خدا کی قدرت نظر آ رہی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر مفلس غریب نادار ہونے پارٹے بیٹنے والے بد نفس کے چہرہ کے رہنے والوں کی نظر پڑے تو بہشت کا دھوکا کھائے مگر اس مکان سے علیحدہ بنا تھا۔ اور دوسری صحبت رنڈیوں اجابوں کی دعوت رہی۔ برات رخصت ہوگئی

وہ اور میں دو لڑنے چھوٹی سالی سے بفریب پاتو تو شا کی انگوٹھی لے لی۔ خوش نصیبوں کا کیا کہنا۔ تین چار ہی برس میں سالے سسرے سب مر گئے۔ اب کیا پوچھتے ہیں۔ دولت ملتے ہی مزاج بدل گیا۔ پھر بہر کے مختار سیاہ سفید کا اختیار۔ ساس کے عالیہ طعنہ آمیز عنایت بی بی کا خیال جیسا چاہیے نہ رہا باشد۔ خوشامد خوروں لے اور مزاج آسمان پر کر دیا مثل مشہور ہے خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ عالی خاندانی اور اولوالعزمی کا حال مثل آئینہ روشن ہو گیا قلعی کھل گئی بس صبح ہو گئی میری بھی آنکھ کھل گئی۔ فریضہ سحری سے فراغت کر کے بایں نیت کہ جب تک خواب قارون نہ آئیگا تا زندگی بعد نماز صبح اسطرح کی مناقب پڑھ پڑھ کر دعا کئے جاؤنگا

مناقب

مفلس ہیں قلاش ہیں جھٹ پٹ یا علی من بھر دو چاندی
خالی خولی بیچارے زشت پٹ یا علی من بھر دو چاندی
دولت والوں میں ہو شماری جوڑ و پاس ہو سید پہی دی
اللہ والوں کی ہے یہ رٹ یا علی من بھر دو چاندی
کاؤں گراؤں کے مالک ہوئیں روز کرائے جان نچہو ہیں
زر کی آئی کان میں آہٹ یا علی من بھر دو چاندی
سالی پا ہیں ڈیڑھ سسر پا ہیں جو کچھ مانگیں اُنسے پائیں
ساس بلائیں لیویں چٹ چٹ یا علی من بھر دو چاندی
دولت لےلوں سسرالی کان میں رہتے ہوئیں نہ بالی
پیسہ ہوئے پاس تو سل پٹ یا علی من بھر دو چاندی
قارون کا ہم پلہ کر دو ساری گھر میں دولت بھر دو
رکھ لو آج تقدیر و نچی ہٹ یا علی من بھر دو چاندی
بد نظروں کی آنکھیں پھوٹیں سیل سو ماما دائی کے رٹیں
آپ میں ہو ایسی کھٹ پٹ یا علی من بھر دو چاندی
اندر بھڑ ہو و فگار ن بھر بری کا پالیں بگرا جھنڈ ر
باہر ہیں تماشہ کو نٹ یا علی من بھر دو چاندی
گھر کی بھرو رونق دونی چھت پردہ جو ہیں اونی؛
جا نرکنول ہوں اور براکٹ یا علی من بھر دو چاندی
ایسی کری پڑ جائے گی گرمی میں ہو خس کی ٹٹی پر
جام پئیے شربت کے غٹ غٹ یا علی من بھر دو چاندی
لو در دیشہ پائی مر امل کیمی دولت فرد ہ نادر
خوف یہی ہے جائے نہ یہ ہٹ یا علی من بھر دو چاندی

حامد قسم

نہ دوست نہ دشمن

دہو کی میں مے پلا کے جھلنگے سے راتکو
رندوں نے شیخ جی سے لبادہ بدل لیا

لو بمبئی پنچ بہادر! مبارک۔ اب تو بغلیں بجاؤ گھی مناؤ۔ ہماری گورنمنٹ نے خزانہ کا منہ کھول دیا ہے اب کیا ہے بے چل دہ آ بیٹھے دو ملے۔ بیچارے بوڑھوں کو افلاس نے ایک زمانہ سے ستا رکھا تھا۔ قسمت چمک گئی مبارک وقت آ گیا۔ روپیہ دیکھکر ہوش و حواس جاتے رہے۔ دنیا کی لالچ نے مردانگی کی کمر توڑ دی۔ سب کے سب ہمت ہار بیٹھے ہم تو یہی چاہتے تھے۔ آخر وہی ظہور میں آیا۔ ہماری گورنمنٹ کو ہتیلی کا سہارا دینے والے کو نے سنگا کر ناچ رنگ کے مزے اوڑائیں گے۔ ذرا چین کے قبضہ پر ہمارا ہی پھریرا اڑتا ہوا نظر آئیگا۔ سونے کی کان ہماری ملک ہمارا۔ حکم و احکام ہمارا۔ غرض کہ دنیا کا مال ہمارے ہی حصے میں ہے لیکن یہی خیال ہے

درسہ جا یہ بی چہرہ میشہ آئند
دو قدم او در گرد وہ خانہ خمار رہا

اسمیں شک نہیں کہ برسوں کی لگان سے فرنچ کا دل برا ہو گیا ہے۔ جڑ اسے بڑا اسے دینے والوں کو خدا سلامت رکھے نمسانیہ تو تاباں بجا نیوالے بھی وہ گھڑی کے واسطے کرٹ پتلون ڈانٹ کر بھاپا لیکر مرو سیان بجاتے ہیں۔ ہمارے جاتی تو یہ ہے کہ

ان بجانے بجانے والون کو ہندوستانی گرنٹ کا ہجو
والون سے گوشمالی دلوائی جائے یا بڑے بڑے
پوپ پادریون کو جنگی فوجین مذہبی وعظ کی عوض
نصیحت جنگ کرنیکا حکم دیا جائے - پھر کیا ہے دو
چار ہی گھڑی مین یہ مارا وہ مارا لیا وہ بھاگا کی
آوازین آنے لگین گی - اور ظالم ڈھونڈے سے اس شعر
کے پڑھنے کا موقعہ ہاتھ نہ آئیگا

دھوکے مین مے پلا کے جھگڑے سو رات کو
رندون نے شیخ جی سے لبادہ بدل لیا

راقم
محمد عبد الولی فروغ فاروقی از حیدرآباد دکن مطبع فخر نظامی

سفرمینا

مسافرون کے رہنما ابوالمنافقون کے پیشوا مولانا پنچ بہادر صاحب دامت مستقیمہ - قصری لن تسلیم سفری بندگی لگے ہاتھون اوڑائے دیتا ہون چاہے فرض مین داخل کیجئے یا سنت مین - کیونکہ آجکل اینجانب کو خاص الخاص اللہ میان صاحب نے معافی کا پروانہ عطا فرمایا ہے - اوسکے بعد شہر دولت کے روبرو جنیا صاف کرا کے آکڑ مین ہو بیٹھے اور آپ نہین سنبد اوسکے ہماری داستان سحر بیان دونون کانون سے سُن فرمائیے - ہماری حالت پر اگر آپ افسوس نہ کرینگے تو قہقہا ضرور اوڑائینگے جسکے سنے صاحب سوتا شرمسار جاگتا پاک پروردگار - داستان ایسی بھی واقعہ لیا جھوٹا - نہ ہم کہین نہ یارو نکو سنائین جو سنائین سچ ہی سچ سنائین - کیونکہ جھوٹ کی عادت نہ مجھے ہے نہ میرے پنچ کو - اور اگر کہین بھی تو پائین کہان سے جب وہ تو دروغگویون کے چچا اخوان الشیاطین برادران ناجرین کی زبانی کہا یا یہ اچھی عادت وحشی گھٹی مین ڈال دیگئی ہے - یارون بلاوسکی پرچھائین تک نہین پڑی کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے - اجی تو پھر آپکو جو کچھ کہنا ہو فرمائیے - ان کمبختون کا ذکر نہ کیجئے - عیان را چہ بیان - آپ اسقدر مبالغہ کیون کرتے ہین - ہان جناب خرگوش نہ تو ہمہ تن گوش ہو بیٹھئے - اور ملاحظہ فرمائیے - کیا فرماتے ہین راویان گھنگر اور منشیان دفتر پیچ اس زمانہ برسات مین کہ کیم جون سنہ ۱۹۰۱ع کو بندہ درگاہ الہ آباد کی چوک مین مقیم تھے - رات کو قریب ۱۲ بجے ہون گے کہ یکایک آنکھ کھل گئی - اور تنہائی کی وجہ سے جی اکتانے لگا - آخر فرش اوٹھا اور لیمپ روشن کرکے گذشتہ پرچہ پنچ بہادر اوٹھا کر ملاحظہ کرنے لگا - کہین کہین اس تنہائی مین کم اس مونس کے باعث ایسی دلچسپی حاصل ہوئی کہ وہ وحشت جو جاگنے سے پہلے اوٹھی تھی خواب و خیال ہو گئی - اور بندہ لوٹن کبوتر ہو گیا - اوسکے بعد یہ خیال ہوا کہ بھائی پنچ صاحب کے ایڈیٹر کی تحریر تو سالون سے دیکھ رہے ہو اب انکی تصویر دیکھنا چاہئے - جھٹ قلم دوات لیکر بیٹھ گیا اور ایک کارڈ بنام ایڈیٹر صاحب تحریر کیا کہ مہربانی فرما کر اس ہفتہ مین اپنا فوٹو لیکر ہمراہ پنچ بہادر روانہ فرمائیے - پھر دل مین یہ خیال ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تحریر تو رعیلی ہے شاید صورت زیادہ رعب دار تصویر بنوا کر آپ روانہ فرمائین اس سے یہ بہتر ہے کہ علی الصباح تم خود الہ آباد سے رفو چکر ہو جاؤ - اور بمبئی چل کر اپنے توندیلے پنچ اور رنگیلے ایڈیٹر سے ملاقات کرو - پھر کیا تھا - صبح ہوئی اور اینجانب نے اپنا بوریا بدھنا سنبھالا - اور آنکھ بند کرکے ناک کے سیدھے ستنا یعنے ریاست ریوان داخل ہو گئے - پندرہ روز تک خوب مٹی کے ہر روز ڈبے کیطرح لڑ بھڑتے رہے اور ریاست کیحالت کو ملاحظہ فرمایا یہان اندھیر نگری چوپٹ راج والا مضمون نہین ہے - راجہ صاحب بہادر نے اپنے ملک مین بیگار ور جاری کر دیا ہے کہ ہمارے ملک مین غیر ملک کے آدمی بھرتی نہ ہون گے - چنانچہ بہت سے لازم اُن روزگار کے نکلنے پر نکال دئے گئے - سُنا جاتا ہے کہ اس سے کچھ دنون پہلے ستنا کی سرای کا محصول مسافرون سے نہین لیا جاتا تھا مگر بیدار مغز مہاراج صاحب نے خیال کیا کہ یہ رقم مفت جاتی ہے لہذا الغرض ٹیکس مقرر شد - اوسکے بعد یہان سے اینجانب ریاست میہر مین نازل ہو گئے - اس شہر کے چارون طرف شہر پناہ بنی ہوئی ہے - تین جانب بڑے بڑے پھاٹک بنے ہوئے ہین جو نو بجے رات کو بند ہوتے ہین - اور ایک طرف راجہ صاحب کا قلعہ ہے اوسمین محل بھی ہے اور سادھو کے لئے اندر سم کچہریان ہین - جسمین بجز مقدمہ والون کے دوسرا نہین جانے پاتا - قلعہ کے سامنے توپخانہ ہے - قلعہ کی چارون طرف نہر کھدی ہوئی ہے - قلعہ کے پھاٹک پر داہنے جانب سامنے راجہ صاحبکا کمرہ ہے - صبح کے وقت دروازہ کھولکر سامنے بیٹھتے ہین - پھر کہ اسطرف سے جسکا جی چاہے آنکر اپنا حال کہے اور سلام کرے - راجہ صاحب خود سنتے ہین اور فریادی کو بلوا لیتے ہین - قریب ۶۰-۷۰ برس کی راجہ صاحبکی عمر ہوگی - آپکے دو صاحبزادے ہین - بڑا لڑکا ولیعہد ہے - مگر کسی وجہ سے راجہ صاحب بڑے لڑکے سے ناراض رہتے ہین - چنانچہ قلعہ کے باہر بنگلے مین اونکا قیام ہے - صرف عہ روپیہ روز جیب خرچ راجہ صاحب بھجوا دیتے ہین - چھوٹا لڑکا راجہ صاحب کے ہمراہ رہتا ہے - میہر سے خود بدولت جبلپور تشریف لائے یہ شہر بہت بڑا ہے - اور یہان نمبر دو ایک کپڑے بننے والے کارخانے ہین - ہر قسم کی چیزین ارزان دستیاب ہو جاتی ہین مگر اس شہر مین بدمعاش زیادہ بہت رہتے ہین - خواہ مخواہ کو آپس مین جنگ و جدال کیا کرتے ہین - دریافت سے معلوم ہوا

کہ یہان قصائیون کے مکان زیادہ ہین۔ چند اہل دول بھی ہین۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ سر بازار ایک شخص نے ایک عورت کے سینے مین چھری بھونکدی۔ اور خود بخود وہ حاضر عدالت ہوگیا۔ معلوم نہین کہ اوسکا کیا حشر ہوا ہوگا۔ اوس کے بعد ہم گردن دوڑائی تو سیدھے نرسنگ پور کندیلی لگگئے۔ یہ ضلع بہت ہی چھوٹا ہے۔ آبادی کچھ بھی نہین ہے بمنزلہ دیہات کے کے ہے۔ معمولی چیزین مشکل سے دستیاب ہوتی ہین۔ یہان کے مسلمانون مین البتہ کچھ ہمدردی پائی جاتی ہے۔ یہان سے بہت جلد طبیعت گھبراگئی۔ لہذا سہاگ پور مین چلے آئے۔ یہ ہوشنگ آباد کی تحصیل ہے۔ ایک ندی کے کنارے پر آباد ہے۔ آب و ہوا نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ آبادی بھی معمولی نہین ہے۔ چیزین بھی مل جاتی ہین۔ مسافرخانہ نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اور بہت ہی تفریح کا مقام ہے۔ مسافرخانے سے ندی کا چڑھنا اور اوترنا دکھائی دیتا ہے۔ اس ندی کا نام ٹیلنی ہے۔ ایک گھنٹہ مین بھر جاتی اور ایک گھنٹہ مین خالی ہوجاتی ہے۔ کئی روز کے بعد اٹارسی کو چلے آئے یہ مقام اوس سے بھی اچھا ہے۔ کیونکہ یہان پر جنکشن ہے۔ ہوشنگ آباد۔ بھوپال جھانسی۔ کانپور بمبئی جبلپور کو یہان سے لین جاری ہے مسافرخانہ ایک عالیشان عمارت بنی ہوئی ہے جسکا محصول کچھ نہین لیا جاتا۔ یہان کی بازار ایک میل کے اندر ابھی ابھی حال مین بنائی گئی ہے یہ آبادی کاشت کی جگہہ آباد ہوئی ہے جسکی وجہ سے برسات مین گھٹنون مٹی اوٹھتی ہے۔ وہان سے اسجانب کی لین ڈونگری ہردا کو آگئی۔ یہ بھی ہوشنگ آباد کی تحصیل ہے۔ یہ مقام بہت ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ مکانات بالکل لکڑی کے بنے ہوئے ہین اور بہت بڑی آبادی ہے۔

ہر قسم کی چیزین مل جاتی ہین۔ یہان کوئی مسافرخانہ نہین ہے۔ مسجد مین کوٹھریان ہین اوسمین مسافر قیام کرتے ہین۔ بارش کی وجہ سے کہین جانیکا موقعہ نہین ملتا ہے۔ تحصیل کے لوگ خوشحال ہین۔ یہان سے اسجانب کھنڈوے کو جائینگے اور اسیطرح آگے ہوتے ہوئے پنچ بہادر کے درشن کرلینگے۔ (باقی آیندہ)

ایک جدید مسافر

قیامت نگار۔ ازہرحلہ۔

مسلمان کیونکر ترقی یافتہ قوم بن سکتے ہین؟

مسلمانون کا خواب غفلت سے اوٹھنا خدا کی فضل سے قیامت کے اوٹھنے سے کم نہین۔ ان بیچارے ستم رسیدون کو اگر ہوش بھی آیا تو کب؟ جب سارا قافلہ روانہ ہوگیا۔ اور یہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہگئے۔ معاملہ عجیب تھے کہ انکے ہاتھون کے طوطے اوڑگئے۔ اور عجب کچھ سکتے کا عالم ان پر طاری ہوگیا۔ ہائے اوسوقت زمانہ تو ترقی کر رہا تھا۔ مگر انکی آنکھون سے ابھی خمار ہی نہ گیا تھا اور انکو یہ بھی خبر نہتھی جو ظلمت شب اور نور سحر مین کچھ فرق سمجھتے۔ غرض اسی نیم خوابی کی حالت مین یہ بھی ننگے سر اور ننگے پاؤن زمانہ کے ساتھ بھاگنے لگے۔ جنہون نے اتنا بھی خیال نہ کیا۔ کہ ہم کس سمت جاتے کدھر ہین اور آخر پہنچینگے کہان۔

بیچارے مر مر کر تو منزل مقصود پر پہنچے مگر ہائی کس بے سروسامانی سے جب غور کیا تو اپنی قوم کو اوسی ذلیل حالت مین پایا۔ پھر کیا تھا۔ لگے رونے پیٹنے اور کہنے کہ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ انگریزی تعلیم مین ایسی ترقی کرو کہ خاص ولایتی بنجاؤ۔ اور بغل مین بیباجہ کو ہوٹلون کی ہوا کھلاتے پھرو۔ بس تھوڑے عرصہ مین ایسی ترقی ہوگی کہ ہر نام سائنس کا فیرنیچری گرگئے کچھ ہی کیون نہ کہین۔ کیونکہ زمانہ کے ساتھ چلنے کا یہی نتیجہ ہے۔ مگر ہان ہم مسلمانون کو یہی راہ دین گے "تم تجارت کیا کرو کہ اوسمین رزق کے دس حصون مین سے نو ہین" مذکورہ بالا جملہ جسنے اپنی زبان سے نکالا ہے۔ نہ تو یہ کسی فلاسفر کا قول ہے۔ نہ کسی شاعر کا مقولہ۔ نہ بیکن۔ نیوٹن کی فلاسفی ہے نہ افلاطون اور ارسطو کی خیالی منطق بلکہ یہ فرمان اوس رسول عربی کا ہے جسکی امت مین ہونیکا فخر آج ہم کو حاصل ہے

افسوس قوم کو اوسکی طرف سے تو ایسی نفرت ہوئی ہے کہ آج اس سے زیادہ ذلیل پیشہ کوئی اوسکو نظر ہی نہین آتا۔ مگر ہان یہ منظور ہے کہ مڈل انٹرنس پاس کرکے ادھر ادھر کی خاک اوڑاتے پھرین۔ واقعی کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ وہ طالب جنہون نے خدا جانے کس کس مصیبت سے مڈل انٹرنس کے واسطے کوشش کی۔ آخر جب کامیاب بھی ہوگئے تو وہی "ڈھاک کے تین پات" افسوس اسکی بجائے اگر لڑکپن ہی سے چھوٹے چھوٹے بچون کو تجارت کے کاروبار مین ڈال دیا جائے اور اوسکے ساتھ کچھ تعلیم بھی ہوتی جائے تو پھر ہماری قوم کبھی ذکر نہ بنگ بادر مین نہ رہے۔

ہائے رونا تو بس اسی بات کا ہے کہ تجارت کرنا تو درکنار۔ وہ تو دیسی چیزون کا استعمال ہی مین لانا باعث توہین اور ذلیل سمجھتے ہین پھر فرمائیے کہ اسد قوم کو اگر ترقی ہو تو خاک۔

جن کو اپنے یہان کی کوئی چیز پسند آتی ہی نہین اگر کپڑا بھی پہنتے گے تو خاص گلاس گو یا منچسٹر کا بنا ہوا - اسپر ذرا بھی شرم نہین آتی کہ ہم آج کیا کر رہے ہین اور نہ بیچاری قوم کی حالت پر کچھ افسوس آتا ہو اور یہ ہین جو کوٹ پتلون ہی سے بات کرتے ہین اور غریب ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کے خریدنے کے معاوضہ مین یورپ کے کرشانون کی جیبین پُر کر دیتے -

ابھی تو خیر کپڑے ہی تک نوبت پہنچی ہے خدا نخواستہ جو کہین اور زیادہ نیچریت نے زور کیا تو شاید وہ لوگ جن کو قومی سفارش ہونیکا دعوے ہے یورپ کا غلہ ہی کھانا شروع کر دینگے پھر بیچارہ ہندوستان کا غلہ کہان اور پھر نیچر کے شاگرد نجبا - مسلمانون کا ایک ترقی یافتہ قوم بن جانا اور وقت تک محض ایک خیالی پلاؤ ہے جب تک اُن کو صنعت و حرفت اور تجارت کا شوق پیدا نہ ہو ورنہ صرف عورتون کی بے پردگی یا انگریزی تعلیم سے مسلمانون کو عروج ہرگز نہین ہو سکتا -

اب اخیر مین یہ ہماری دعا ہے کہ خدا تو مسلمانون کو تجارت کی طرف راغب کر دے - تاکہ یہ قوم ایک ترقی یافتہ قوم بن جائے - جیسا کہ سرور عالم کا بھی مقولہ ہے -

علیکم بالتجارۃ تسعۃ اعشار الرزق -

آزاد - از اٹاوہ

پنچایتی کی عزت کیا ہی ہے

پنچیت کی تکمیل توڑ تاڑ کر جاکی سیدہ بگٹٹ بھاگ گئے بھاگنے والے خلیفہ پنچ بہادر زاد حماقتہ - جماعت کی ٹوکریون لعنت ملامت بجائے سلام خر بیدم پر لاد دو کر پارسل رسید کرتا ہون - ہاءین کیون معترض

کسطرح کاٹے دوڑتے ہین آپ کیا غالباً بڑی ہی کھوپڑی والے جانتے ہی نہ ہونگے کہ اس ہندوستانی گنجینۂ خیال مین پنچایتی کی وجود کہان سے اور کیونکر ہوئی - سنئیے اس کی بیخ و بنیاد یون پائی جاتی ہے کہ شاہی زمانہ مین بعض اقوام کو نکرات کا انفصال حضوری سے ہو نہین سکتا تو بیچار ناچار اوس زمانہ کے عقل کی تپلون نے قومی پنچیت قرار دیدیا اور یون نہین تصفیہ ہوتا رہا القصہ وہ رفتہ رفتہ وقعت کی نگاہ سے دیکھائی دینے لگا اور ماشاء اللہ اب بھی کم عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا جا رہا ہے مگر افسوس بعض فرقے جہلا و کمینون نے تو ع بس جہانتک چل سکے ساغر چلے پہ اور سے مبنی کر ڈالا اور بعض فرقے کم ظرف کوتہ اندیش نہ جانین انصاف اور نہ جانین ایمان سنگھڑت فیصلہ جو جی مین آیا کر چھوڑا اخیر اس سے انجناب کو مطلب ہی کیا البتہ بدولت جہان جہان جس کسی جماعت کو مقدس پنچایتی کی چٹائی مین اتفاق کے ڈورے سے تنہا دیکھتے ہین تو مارے خوشی کے بانسون اوپر اوچھل پڑتے ہین مگر وہین بھی بعض ایسے کندہ ناتراش نکل پڑتے ہین کہ شیطان نے اونگلایا اور جھٹ فیصلے سے انکار کر بیٹھے ورنہ کار قدیم ہین پارٹی فیلنگ کا سبق لے پنچیت ہی کی عزت خاک مین ملانے پر تُل جاتے ہین کہ جس سے انجناب علیہ المسرت پر ایسا پانی پھر جاتا ہے جیسے دوبارہ والے باشندے دکاشتکارون کی امید دہنیر گنگا وسون کی طغیانی سے چنانچہ حال کا واقعہ ہے - بندہ خدا کرسن شریف اپنا سمجھئے کہ گو کی کہہ کیان ناری کیطرح سامنے جھلا ہی ہین دبلکہ نیم مردہ قرار کیجئے (دل کی باتین خدا کو معلوم ایک عورت سے نکاح کر لیا بس آپ کے صاحبزادے لائق پرشاد

کو اب طیش پر طیش آگیا کہ عصائے موسیٰ بن کر خدا کے گھر کے سامنے ابا جان سے اودھا چپک کشتم کشتی گو تھم گوتھی کا حصہ لیا کہ پوری جماعت نماز کو نہ بیفکری سے نماز ادا کرتے بنا اور نہ قہقہا لگاتے اور خانہ بدر کر دیا آخر نوبت تصفیہ پنچیت کی آئی امام الدولہ نے فیصلہ مناسب سُنا دیا لائق پرشاد نے اپنی خیالی کتر بیونت قطعہ بہ تصفیہ کی جو لگائی تھی نہ ہونے سے ایسا انکار کیا کہ نئی روشنی پر چلنے کے تیور دیکھا دیا اسپر بعض نے جنگ بیسر کر دیا تا چاہا مگر وہی مثل ہوئی - کھیت کھائے گدہا مار کھائے جلاہا اپنے گھر کا جلا بھبھولا اس طور سے تو دیا چاہا کر بصیغہ فوجداری دفعہ ۵۰۴ بالزام اشتعال طبع فتور امن خلایق ایک دو پنچ پر دعوی ٹھوکدیا - غضب خدا کا پنچایتی اور یہ الزام ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مزہ تو یہ ہوا کہ سوال ہی اول سے پیشتر داخل دفتر اخراج ہو گیا ہان تحمل لے کہتے ہین کہ ایسے بہتان پر صرف بوجہ انکار فعل خود فاعل مفعول نے سیاہی کا غذ سامنے لاکھڑا کر دیا اور خاموش رہ گئے - مگر اس بیری تال چال پر جماعت کے کانوں پر جون تک نہ رینگی کر دوہ بھی پنچیت قواعد پر تو جیسے کے تیسے شیر و شکر بنے رہ گئے اور امام الدولہ بھی شرع مین شرم و مروت کر بیٹھے دیکھین اس یادہ وہانیون پر کیسا پندو نصائح قبیح کا بیان کیا جاتا ہے کہ توبہ استغفار ہو جائے ورنہ پنچیت کا رشتہ ہی دنیا سے غائب غلہ خوابیدہ شد اور آج اسکی کل اسکی - منتظر ہین اب بھی اصلاح کر دین ورنہ ——— باقی آئندہ

سچا ناصح - از ونایکہ

کیا بتائین

بھرت پور

آجکل پنجابی کالرہ خلاف موسم ریاست بھرت پور کے مغربی حصہ میں نہایت مستعدی کے ساتھ بندگان بے گناہوں کو کالعدم کرنیکی پوری کوشش صرف کر رہا ہے اس موذی کی ستم گیری چال ملکی رسم کو حاسدانہ برتاؤ سے پورا اتفاق ہے اور انہی وجوہات کو عوام الناس کے لئے پولیٹکل طریقہ پر مضرت رسانی میں بخوبی کامیابی حاصل ہو رہی ہے بلکہ ستم رانی اپنی مشاقی کو پہلو تہی کا موقع ہی نہیں دیتا جس سے کسی شخص کو جانبری کی امید پائی جاتی۔ عموماً موسم برسات اس عارضہ کے لئے کافوری صحت رکھتی ہے۔ مگر مصرعہ۔ یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے ایک فصل کیا اگر آئندہ کئی فصلوں کا پانی ایکدم اوڑھ پڑے تو بھی ریاست ہذا کے غریب ملازموں کو اس مہلک بیماری سے جانبر ہونیکی امید موہوم اگر قدرتی طاعون بھی امداد کیطرح ان ستم زدوں کا معاون ہو کر عارضہ مذکور پر غالب ہو تو غریبوں کی جان بخشی ممکن ورنہ انسانی ٹوٹکوں سے ایسی لگان کا ٹلنا بالکل غیر ممکن۔

صحت نگار - ف - ی - اڈ - س

رام رام جپنا پرایا مال اپنا

یہ فقرہ کسی اوستاد نے پنڈتوں کی شان میں تصنیف کیا ہے کہ بعض مکار بڑے بڑے موٹے دناؤں کی مالا کو گردش دیتے رہتے ہیں اور کن انکھیوں سے پرجا پاٹ کرنیوالوں کا مال تکتے رہتے ہیں مگر خدا کا غضب تو دیکھو کہ اب ہمارے مقدس گروہ کے بدنام کرنیوالے بھی بعض حضرات ایسی فیشن کے ہو گئے ہیں۔ کہ بزرگوں کی گدی پر بیٹھ کر اپنے آپکو غوث قطب ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن نیت یہ ہے کہ دنیا کو ہڑپ کر جائیں۔ حال میں ایک واقعہ بڑا ہی عبرت ناک ہوا ہے۔ لاہور سے تین میل کے فاصلہ پر ایک درگاہ شریف ہے جہاں کے گدی نشین صاحب پر نور بڑے با خدا ہیں اور ہیں بھی خاصی بزرگ ریش مگر نیت کا خدا ہی حافظ ہے۔ درگاہ شریف کے نزدیک ایک قبرستان چھپربندوں کا ہے اور وہ اون کی ذاتی ملکیت سے ہے۔ بزرگ صاحب نے اوس قبرستان پر اڑنگا مارنا چاہا۔ معلوم نہیں کہ اس سے اونکی غرض کیا تھی۔ وہاں تفریح خاص کے لئے باغ بنواتے یا اپنی استراحت دوامی کیلئے جگہ تجویز کی تھی۔ غرض انہوں نے چھپربندوں کو کہلا بھیجا کہ تم یہاں دفن کرنا چھوڑ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہماری ملکیت ہے اسمیں کیا اجارہ ہے یہ سنکر پیر صاحب خفا ہو گئے۔ اتفاق سے تھوڑے روز بعد بزرگ صاحب بیمار ہو گئے اور ایسے ہوئے کہ گونگے ہو گئے سے حق اللہ پاک ذات السکی۔ دعائیں بلند ہونے لگیں۔ چھپربند بیچارے چونکہ جاہل تھے اسلئے صاف دل تھے اور پیر جی کی اس بدنیتی پر بھی اون کے دل میں عقیدت باقی تھی اونہوں نے سوچا کہ پیر جی سے اپنی گستاخی معاف کرا لینی چاہیئے ایسا نہ ہو وہ ہمیں تاکن جائیں اور ہماری طرف کا غبار قبر میں ساتھ لیجائیں۔ غرض یہ چھپربند خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی خطا کی معافی چاہی۔ پیر جی دل میں سمجھا کہ بس یہ کیا ہے مار لیا میدان انگریز قوم تو ہے ہی اس خطا کا دبا لینا کوئی بڑی بات ہے جب خود ہی یہ اپنی معاف کرانے آئے ہیں تو اب ان سے قبرستان چھین لینا مشکل ہی کیا ہے۔ خدا کی شان کہ پیر جی جل تو جلال تو پڑھ پڑھ کر چند روز میں اچھے ہو گئے اور اب انہوں نے ریش مبارک (جو پہلے سے زیادہ سفید اور چمکدار ہے) ہاتھ پھیر پھیر کر قبرستان پر دانت تیز کئے اور اوسکو اپنا ہی سمجھ بیٹھے۔ پھر جو چھپربند ایک عورت کی میت لائے تو پیر صاحب کی طرف سے ایک آدمی دوڑا اور اونکو ڈانٹ بتائی کہ خبردار آگے نہ بڑھنا۔ وہ بیچارے گنتی ہی قوم کے پیر صاحب کے آدمی کو کیسے دبک کر سکتے اونہوں نے سوائے اس کے چارہ نہیں دیکھا کہ سرکار سے مدد طلب کیجائے اونہوں نے میت کو تو وہیں چھوڑا اور ناک کی سیدھ باندھ کر ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں پہونچے اور پیر صاحب کی ہاتھا پائی کا ذکر کیا صاحب بہادر نے میاں جمال الدین صاحب ذیلدار کے نام حکم دیا کہ وہ جا کر فیصلہ کرا دیں۔ ذیلدار صاحب نے اور گدی نشین صاحب کو سمجھایا کہ حضرت آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ دن دہاڑے آنکھوں میں مرچیں جھونکتے ہیں۔ زمین اون کی چاردیواری اون کی۔ مردے اون کے قبریں اون کی پھر آپ کیسے دعوے کرتے ہیں۔ غرض بہت کچھ سمجھایا لیکن پیر صاحب ایسے کچھ جنون تھوڑی تھے جو مان جاتے بقول شخصے مرغی کی ایک ٹانگ وہ اپنی اوسی ضد پر اڑے رہے کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے یا میرا سارا اکھاڑ دا اس قبرستان کی ہیٹ کبھی نہ چھوڑی جائے مگر میں اس میں ہرگز ہرگز میت نہ دفن ہونے دوں گا۔ غیر بیان تو یہ معاملہ بڑھتا گیا اور ہر کسی نے کہا کہ حضور کے مختار صاحب جو اودھر جا نکلے تو میت والوں کی گالیوں سے خوب تواضع کی بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ میت کو بھی ٹھکرایا غرض شام تک یہی جھنجھٹ رہی جب پیر جی صاحب کسیطرح نہ مانے تو چھپربندوں نے لاچار ہو کے میت کو دوسرے قبرستان میں امانتاً [illegible]

کی مدت پر دفن کر دیا - بعدہ متوفیہ کے روپے پر اسنے مختار صاحب اور گمٹی نشین صاحب پر دعوی ٹہونکدیا - انگریزی عدالت کی کارروائی - وہ کیا جانے کہ پیر کیسا مرید کیسا دونون حضرات کہنچے کہنچے پہرے چار مہینہ مقدمہ رہا - یہ بڑا غنیمت ہوا کہ مسلمان مجسٹریٹ کے اجلاس مین مقدمہ تہا او نہون نے پیر صاحب کو تو نلوا نکالا اور مختار صاحب پر ۵۰ روپیہ جرمانہ کر دیا - اگر جرمانہ نہ ادا کرین تو ایک مہینے زندہ درگور قبرستان کے ہوا کہا ئین -

---

ماتم

چودہری چراغ الدین از لاہور -

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات حافظ کلام ربانی جناب حافظ محمد امین صاحب امام مسجد قصاب محلہ و ممبر انجمن اصلاح تقریر بمبئی - از احقر انور مدرس مدرسہ

ہستی موہوم کی سچ ہے نہین ہے کچہہ بہی اصل
بے وفا دنیا اور اسکی ساری چیزین ہین ہوف
دل لگا نیکے نہین قابل یہ دنیا ئے دون
کچہہ نہین ہے جب بہروسا زندگی و زیست کا
ہائے صد افسوس جو تہے حافظ قرآن حق
مخزن لطف و عنایت معدن صدق و صفا
اقربا و خویش کو گریان و نالان چہوڑ کر
دار فانی سے ہوئے وہ راہی دار بقا
بے تردد انور محزون نے لکہا سال فوت
قبر اون کی نور سے معمور ہے کر دیا
۱۳۱۸ھ

کوک شاستر

مسمے بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزارون مین منتخب اور بالخصوص نوجوانان با ہوس العیش کی دستگیر

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ ۲ ماہ حال سے ۹ ماہ حال تک ۱۰ بوئر مقتول اور ۷۰ مجروح ہوئے اور ۳۵ گرفتار ہوئے - اس کے علاوہ ۵۹ ہزار ۱۱۲ بارود کے گولے اور ۴۳ گہوڑے ہمارے ہاتہہ لگے -

ترکی پولیس مقیم پیرس کے سردار فریدون بے اور نمبر بے کے ایڈیکانگ کو فرانس سے ۴۸ گہنٹے مین نکل جانیکا حکم ہوا ہے -

ترکی امیر البحر فایق پاشا بہاگ گیا اور اس کا تمام اسباب ضبط کر لیا گیا - چند روز ہوئے سلطان المعظم سے امیر البحر مذکور کے خلاف بحری فوج کی بد انتظامی کی شکایت کی گئی تہی -

کرنل کریپ نے ۱۰۰ اڑ جون پر حملہ کیا اور اونہین شکست - کمانڈنٹ شیپرز کا اعلے لفٹننٹ مارا گیا اور ۴ گرفتار ہوئے -

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ لارڈ میتہون نے ۲۸ ماہ حال کو کامیابی کیساتہ وانٹوئر اور ڈیلیری سے مقابلہ کیا اور اونہین بہت محکم مورچہ سے بہگادیا - دشمن کے ۱۸ آدمی مقتول اور ۴ مجروح ہوئے -

ایک نیم سرکاری اخبار لکہتا ہے کہ شہنشاہ ولیم اور زار روس کے درمیان مقام ڈنٹزگ پر جو ملاقات ہوئی تہی اوس سے صاف ظاہر ہے کہ شہنشاہ ولیم کی یہ غرض ہے کہ جرمنی و روس کی صمیم باہمی دوستی مین کوئی فساد واقع نہ ہونے پائے جس کا ہمیشہ خوف لگا رہتا ہے -

جنرل میتہون اور ڈیلیری کے درمیان ۲ ماہ حال کو سخت لڑائی ہوئی - اور کئی گہنٹہ تک جاری رہی - جنرل لیمر اور جو بیٹا مارے گئے برٹش فوج کے ۱۵ سپاہی مقتول اور ۳۰ مجروح ہوئے -

جنگی آفس نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ چینی فوج کے مصارف کا تمام حساب براہ راست ہندوستان بہیجا جائے اور پہر یہان سے وہ حساب جنگی آفس مین بہیجدیا جائے گا -

شہنشاہ جاپان نے چینی مشن کو شرف ملاقات بخشا - اور اون کے عذر تقصیر کو قبول کیا -

فرانس کی فوجین آج ٹینٹسن سے تانگ کنگ روانہ ہونگی - روسی وزیر ایم لیسر ٹینٹسن پہنچا -

قسطنطنیہ مین خدیو مصر کی بیگم صاحبہ کو فرزند نرینہ تولد ہوا -

چینی فوج کو رخصت دینے کے متعلق جنگی محکمہ غور کرے گا -

سرکاری تہان مین دغا بازی کرنے کے جرم مین جو ۱۰ آدمی گرفتار ہوئے تہے انمین سے ۷ - برما کے لفٹننٹ گورنر کے حکم سے سرکاری ملازمت سے برطرف کر دئے گئے -

پریسیڈنٹ میکنلی کے تمام معالج کل شب کے تین بجے تک بستر بیمار کو گہیرے ہوئے تہے اور آخر شب یہ اطلاع دی کہ حالت بہت نازک ہو گئی ہے پریسیڈنٹ مذکور کیحالت پر تغیر دفعتہً واقع ہوا - آج صبح کو جو خبر شایع ہوئی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریسیڈنٹ کی حالت بہت خوفناک رہی اور اوس کی رگین جو کل شب کو ٹہہر گئی تہین اونمین حرکت پیدا ہوئی ہے مگر کسی قسم کی قوی دوا دلیر کوئی اثر نہین کرتی - پریسیڈنٹ اپنے ہوش مین ہین -

پریسیڈنٹ میکنلی نے انتقال کیا -

عالیجناب آنریبل سر جیمس ریواز صاحب پنجاب کے جدید لفٹنٹ گورنر ہو گئے - مارچ مین چارج لینگے

چیانگانون مین موقعہ شادی پر گھر مین آگ لگ گئی یکم کی رات تین بچے جل کر مر گئے۔

ہائیکورٹ کلکتہ ۱۴ ستمبر کو بند ہو کر ۱۰ نومبر کو کھلیگی - درگا پوجا ۱۷ اکتوبر سے شروع ہوگی۔

آیندہ تمام سرکاری خیمون کا کپڑا باہر سے خالی ہوا کریگا۔

مدراس میل لکھتا ہے کہ قحط کے بغیر معمولی ایام مین مدراس کی شرح اموات آجتک کبھی اتنی نہین بڑھی تھی جتنی کہ ان دنون ترقی پر ہے۔

ٹرانسوال کے تمام نوٹ اور نقرئی سکے جو بوئر فیڈرل نے چھپنے گئے ہین بحفاظت رکھے جاینگے اور جب یہ قیدی چھوٹین گے اوسوقت اونہین واپس دیدئے جائین گے ۔ طلائی سکے البتہ قیدیون کے فائدے کی غرض سے اگر وہ خود چاہین تبدیل کر دئے جائین گے ۔

برسلز سے برجز تک کبوترون کی دوڑ ہوئی - جو اوّل رہا اس نے ۶۰ میل کا فاصلہ ۶۴ منٹ مین طے کیا۔

مقدمہ جعلی سکہ ملتان و در محمد کو ۱۰ برس کالا پانی جان محمد ۷ سال غلام محمد ۵ سال قید سخت کے سزایاب ہوئے ۔

حضور کمانڈر انچیف افواج ہند بماہ جنوری سکندرآباد تشریف لیجا کر جنگی قواعد دیکھینگے

بنگال پنجاب کی افوجکا جلسہ چاند ماری بماہ دسمبر میرٹھ مین ہوگا

ضلع لاہور موضع جامن کے باشندون کی بدعنوانی کے باعث تعزیری پولیس مین ایکسال بڑھ گیا۔

کرنل بار صاحب ریذیڈنٹ حیدرآباد شملہ سے لوٹتے ہوئے گوالیار مین سرکار سے ملاقات کرینگے۔

چھوٹا ناگپور مین ایک بڑا کارخانہ فولاد سازی کا جرمن سرمایہ سے جاری کرنیوالے ہین۔

نواکھالی کے سب انسپکٹر و عثمان علی اور کیلاش کیرانی پر سرکاری مقدمہ زیر دفعہ ۴۱۵ چلایا جائیگا۔

رام بہادر کا دم پولیس کانسٹبل پونا کو بجرم قتل ایکعورت کے عمر قید کالے پانی کی سزا دی گئی۔

کابل کے گرد و نواح مین بہت سے دخانی کارخانے ہین - جامین دس لاکھ آدمی روزی پاتے ہین

انجمن اسلامیہ مدراس نے پریسیڈنٹ ایجوکیشنل کمیشن شملہ کو تار دیا کہ مسلمانون کی تعلیم کی ترقی کا خیال رہے۔

مرزا زین العباد مختار عدالت مرادآباد پر مقدمہ دروغ حلفی کی آیندہ پیشی ۱۸ اکتوبر کو ہوگی۔

منگیر مین انتظام بدرو کیلئے بہاچہ سنگہ صاحب نے ۵۰ ہزار روپیہ دیا سرکاری شکریہ ادا کیا گیا

حیدرآباد دکن مین حجاز ریلوے کے لئے اب تک ۵ ہزار روپیہ چندہ ہوا - اکثر غریب لوگون نے دیا ہے خبر ہے کہ عالیجناب سر خورشید جاہ بہادر نے حجاز ریلوے کے لئے ۱۰ ہزار کا وعدہ فرمایا ہے۔

پچھلے قحط ہندوستان مین ۱۰ لاکھ آدمی مرے تین چوتھائی احاطہ بمبئی مین۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴ اگست مین کل آمدنی ریلوے ہند ۳۵ لاکھ ۷۱ ہزار یعنی فی میل ۱۳۲ روپیہ تھی

پشاور کوہاٹ کی سڑک پر ۹۰ آفریدیون نے چھاپہ مارا - بہت مویشی لوٹ کر لیگئے - قلعہ ایل چبوترہ سے سرحدی فوج بلطف موقعہ پر پہنچی - لیکن لٹیرے پہلے سے چمپت ہو گئے۔

ریاست بھور کے زکارام کو بجرم قتل اپنے برادر کے پونا جیل مین پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

بلاری سے دو بوڑھ قیدی بھاگے تھے پکڑے جانے پر جیل ترچناپلی مین ۳-۲ سال قید با مشقت کو بھیجے گئے۔

سنگاکروزے واکوڈنگ سڑک براہ راست بنانیکے لئے گورنمنٹ انڈیا نے ۳۳۰۰۰ منظور کیا۔

لارڈ کچنر صاحب ہندی افواج کی کمان پر آنیکے بیحد مشتاق ہین - خاتمہ جنگ کا انتظار ہے - حضور پاور پامر صاحب کمانڈر انچیف ہند کی میعاد عہدہ ۱۰ مارچ کو ختم ہو جائیگی - ہندوستان مین لارڈ کچنر صاحب کرنل ہیوبرٹ ہملٹن کو اپنا ملٹری سکرٹری مقرر کرینگے۔

طاعونی شمار

تاریخ ماہ ستمبر	مبتلا بہ طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۸ر	۴۸	۴۳	۱۵۳
۹ر	۳۱	۴۹	[illegible]
۱۰ر	۴۵	۵۱	۱۴۱
۱۱ر	۳۷	۳۶	۱۳۹
۱۲ر	۴۵	۴۲	۱۲۵
۱۳ر	۳۷	۳۶	۱۳۸
۱۴ر	۳۱	۲۵	۱۲۱

طبع حمیدی اوقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا